

~~Assignment~~ (Assignment)

اسلامیات

DATE: _____

س: (ن) زکوٰۃ

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ "زک" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پاک، بڑھنا، نشوونما پانا، بڑھنا، بھولنا اور اضافہ ہونا۔ ایسی مالی عبادت جو ہر بالغ اور عاقل صاحبِ نصابِ مسلمان پر مقررہ شرح کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہوتی ہے۔

ر (ن) ج:

کسی جگہ کی "زارت" کا قہر (ارادہ) کرنا حج کہلاتا ہے۔ ایسی بذریعہ مالی عبادت جو ہر صاحبِ حیثیت، بالغ، عاقل و محض مذکور مسلمان پر 8 تا 12 ذوالحجہ تک خاص آداب و شرائط سے سنت رسول ﷺ کے مطابق بیت اللہ کی عبادت اور تمام مناسک پورا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ عام دنوں میں جو بیت اللہ کی نیات کی جاتی تھی اور مناسک ادا کیے جاتے تھے، اسے عمرہ کہتے تھے۔

ر (ن) سونے اور چاندی کا نصاب:

سونے ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے پانچ تولے ہے۔ دی گئی مقدار پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

س:

- زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ "زک" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پاک، بڑھنا، نشوونما پانا، بڑھنا، بھولنا اور اضافہ ہونا۔ ایسی مالی عبادت جو ہر بالغ اور عاقل صاحبِ نصابِ مسلمان پر مقررہ شرح کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہوتی ہے۔

- زکوٰۃ کا نصاب:

شریعت میں مال (نقدی، سونا، چاندی) کی وہ مقدار

مقدار جسے مسلمان ۷ پاس ایک سال سے زیادہ ہو جائے۔

۔ فوائد و ثمرات:

زکوٰۃ ادا کرنے کی وجہ سے معاشرہ میں امن و سکون اور خوش حالی اور دیگر بہت سے فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں جو کہ کسی دوسرے مذہب

۔ گردشِ دولت:

زکوٰۃ گردشِ وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں مقبوض رہتی ہے بلکہ آہستہ آہستہ غریب کی طرف لوٹتی ہے۔ اس طرح سے گردشِ دولت کا عمل جاری رہتا ہے اور غریب کی مالِ امداد بھی ہوتی رہتی ہے اور اس طرح سے "مفسر شہداء" فعالیتِ معیشت اور مسئلہ حل ہوتی ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"تَاَنَّهُ اِلَیْہَا نَهَیْہُمْ کہ دولت چھ تھارے دولت مندوں کے درمیان سمٹ کر نہ جائے"

۔ اقتصادی توازن:

زکوٰۃ کی وجہ سے ملک میں اقتصادی توازن برقرار رہتا ہے اس لیے کہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی گردش ممکن ہوتی ہے اور دولت امرا سے غریب کی طرف لوٹتی ہے اور معاشرے میں توازن اور خوش حالی آتی ہے یہی تقسیمِ دولت کا فائدہ ہے کہ دولت گردش ہوتی ہے اور غریب کو اس کا حق ملتا رہے۔

۔ مسئلہ معاشیت کا حل:

زکوٰۃ کا باعث ملک میں اقتصادی توازن اور معاشیات محفوظ اور مستحکم ہوتی ہے۔ (اس کی مثال فقیر

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اہل میں ملتی ہے کہ ان کے عہد میں خوش حالی
آئی ہو گئی تھی کہ بہت دیاں تلاش کیں تا بعد بھی کوئی شخص زکوٰۃ
لے والا نظر نہ آتا تھا یہاں تک کہ زکوٰۃ بیت المال میں جمع نہ ہوتی
جاتی تھی۔

• اشتراکیت اور سرمایہ دار نہ نظام کا علاج،

سرمایہ دار نہ نظام
کے خاتمے کے لیے اشتراکیت داغ بیل ڈالی گئی اور اس طرح اشتراک
کی نظام کو شروع ملنا شروع ہوا۔ سرمایہ دارانہ نظام میں اصل
اصل سے اصل سے اور غریب سے غریب تیر سدا چلا جاتا
ہے اور اشتراکیت نظام میں کوئی شخص اپنی خودی ملکیت نہیں
رکھ سکتا تھا تاکہ امراء اور قریب میں فرق مٹایا جاسکے۔ مگر یہ
نظام انسان کے بنائے ہوئے تھے۔ ان دونوں نظاموں کے خاتمے کے لیے
اسلام کا نظام اعتدال مضامہ رکھا جائے جو دونوں خصوصیت
کا حاصل ہے۔

• امراء اور غریب میں باہمی محبت :

زکوٰۃ کو غریب میں تقسیم کیا جاتا
ہے تاکہ امراء اور غریب میں محبت اور اخوت جیسے جنرات پیدا ہوتے
ہیں اور معاشرتی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

• گداگاری کا خاتمہ

اگر اصل لوگ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو اس سے
نہ صرف غربت بلکہ گداگاری کا خاتمہ بھی ہوتا ہے۔ حقیرت و غم
کی مثال دیکھئے کہ ان کے عہد میں لوگ زکوٰۃ کی رقم
ناقص نہیں لے پھرے تھے مگر زکوٰۃ اپنے والا کوئی نہیں تھا۔

• دینی فرائض :

زکوٰۃ قربت الہی، عذاب الہی سے نجات اور مال میں
برکت کا باعث ہے۔